روزنامہ
الفضل ربوہ
CPL 61
فون 213029
ایڈیٹر: نسیم سیفی
جلد 47-82 نمبر 275 | منگل 8 شعبان-1418ھ 9 فتح 1376ہش 9-دسمبر 1997ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلسہ سالانہ قادیان کے لئے حضرت صاحب کے خطابات

احباب جماعت کو خوشی سے اطلاع دی جاتی ہے کہ جلسہ سالانہ قادیان 1997ء کے لئے حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے افتتاحی اور اختتامی خطابات لندن سے احمدیہ ٹیلی ویژن پر براہ راست ٹیلی کاسٹ ہوں گے۔ احباب پروگرام نوٹ فرمالیں۔
افتتاحی خطاب 18 دسمبر تین بجے سہ پہر (پاکستانی وقت)
اختتامی خطاب 20 دسمبر تین بجے سہ پہر (پاکستانی وقت)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

ہر چیز کے لئے نشان ضرور ہوتے ہیں۔ جب تک اس میں وہ نشان نہ پائے جاویں، وہ معتبر نہیں ہو سکتی۔ دیکھو دواؤں کی طبیب شناخت کرلیتا ہے۔ بنفشہ، خیار، شنبر، تربد میں اگر وہ صفات نہ پائے جائیں جو ایک بڑے تجربہ کے بعد ان میں متحقق ہوئے ہیں، تو طبیب ان کو ردی کی طرح پھینک دیتا ہے۔ اسی طرح ایمان کے نشانات ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کا بار بار اپنی کتاب میں ذکر کیا ہے۔ یہ سچی بات ہے کہ جب ایمان انسان کے اندر داخل ہو جاتا ہے۔ تو اس کے ساتھ ہی اللہ تعالیٰ کی عظمت یعنی جلال تقدس کبریائی قدرت اور سب سے بڑھ کر (اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں) کا حقیقی مفہوم داخل ہو جاتا ہے۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس کے اندر سکونت اختیار کرتا ہے اور شیطانی زندگی پر ایک موت وارد ہو جاتی ہے اور گناہ کی فطرت مرجاتی ہے۔ اس وقت ایک نئی زندگی شروع ہوتی ہے اور وہ روحانی زندگی ہوتی ہے یا یہ کہو کہ آسمانی پیدائش کا پہلا دن وہ ہوتا ہے جب شیطانی زندگی پر موت وارد ہوتی ہے اور روحانی زندگی کا تولد ہوتا ہے، جیسے بچہ کا تولد ہوتا ہے۔ (ملفوظات جلد اول صفحہ 417)

خصوصی درخواست دعا

○ مکرم عطاء المجیب صاحب راشد امام بیت الفضل لندن کی طرف سے مورخہ 8 دسمبر 1997ء کو اطلاع ملی ہے کہ مکرم بشیر احمد خان صاحب رفیق دل کے آپریشن کے قریباً دس روز بعد پوری طرح ہوش میں آئے اور انہوں نے اپنے عزیزوں سے بات چیت کی اور انہیں کچھ دیر کے لئے کرسی پر بٹھایا گیا۔ مشینی ذرائع سے سانس دلانے کے آلات اب اتار دیئے گئے ہیں اور خدا کا شکر ہے کہ دل معمول کے مطابق کام کر رہا ہے۔ تازہ اطلاع کے مطابق اب آپ انتہائی نگہداشت کے وارڈ سے عام وارڈ میں آگئے ہیں اور خدا کے فضل و کرم سے طبیعت میں روز بروز بہتری پیدا ہو رہی ہے۔ احباب کرام سے مکرم خان صاحب کی صحت کاملہ و عاجلہ نیز بابرکت لمبی زندگی کے لئے درخواست ہے۔

ارشادِ الٰہی ہے کہ یتیموں۔اسیروں اور غریبوں کی مدد کی جائے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

خدا تعالیٰ فرماتا ہے مشرق و مغرب کی طرف منہ کرنا نیکی نہیں۔ بلکہ ان افعال کے ساتھ عزیمت قلب ہونی چاہئے۔ درحقیقت منہ پھیرنے میں کچھ بھی نہیں۔ اگر اس کے ساتھ دعا شامل نہیں جس کی وجہ سے (عبادت) کو صلوٰۃ کہا جاتا ہے۔ یہ ارشاد الٰہی ہمیں سکھاتا ہے کہ ہم یتیموں اسیروں اور غریبوں کی مدد کریں اور خدا کی مخلوق سے ہمدردی کریں۔ اس میں ہمیں انہی باتوں کا سبق دیا گیا ہے کہ جو تکلیف میں ہو اس کی تکلیف دور کریں جو مصیبت میں ہو اس کی مصیبت ہٹانے کی کوشش کریں کیونکہ اگر صوم و صلوٰۃ کے ساتھ خدا کی اطاعت نہیں۔ اس کی مخلوق سے ہمدردی نہیں۔ تو پھر کچھ بھی نہیں۔

میں ان علامتوں میں سے ایک علامت کے متعلق اس وقت اپنی جماعت کو توجہ دلاتا ہوں اور وہ جماعت کے یتامیٰ کی پرورش و تعلیم و تربیت کا سوال ہے۔ اس میں شک نہیں کہ یہ نہایت اہم سوال ہے اور کسی جماعت کی ترقی اس کے افراد کی ترقی پر منحصر ہوتی ہے۔ جب کسی جماعت کے اکثر افراد دنیا میں کامیاب ہوں۔ تبھی وہ جماعت کامیاب شمار کی جاسکتی ہے۔ چوڑھے اگر مل کر بیٹھ جائیں تو وہ معزز نہیں کہلا سکتے۔ کسی جماعت کی عزت و عظمت اس کے افراد کی عزت و عظمت پر منحصر ہوتی ہے کیونکہ افراد کا مجموعہ ہی جماعت ہوا کرتی ہے۔ پس ترقی پانے والی جماعت کا فرض ہے کہ وہ اپنے افراد کی ترقی کی فکر کرے جو لوگ اس کا خیال نہیں کرتے۔ ان کی جماعتیں آہستہ آہستہ ٹوٹ جاتی ہیں۔ اور زور گھٹ جاتا ہے۔

دین حق نے اس بات کو مدنظر رکھا ہے کہ جو لوگ صاحب استعداد اور صاحب وسعت ہوں اور ان کے پاس دولت ہو۔ ان کا فرض ہے کہ وہ اپنے کمزوروں کی مدد کریں۔ اور جو مستحق ہیں ان کو امداد دیں۔ ان کمزوروں میں بھی آگے دو قسمیں ہوتی ہیں۔ ایک تو بڑے جوان ہوتے ہیں۔ وہ تو کسی نہ کسی طرح اپنی پرورش کرسکتے ہیں۔ دوسرے کمزور اور چھوٹے بچے ہوتے ہیں جن میں نہ عقل ہوتی ہے نہ تجربہ، اس لئے وہ اپنی پرورش کے لئے کچھ نہیں کرسکتے۔

(از خطبہ 31 جنوری 1919ء)

○○○

حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کی صحت کے لئے خصوصی تحریک دعا

ربوہ: 8 دسمبر 1997ء حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب امیر مقامی و ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ کی صحت کے بارے میں محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مبشر احمد صاحب کی آج کے دن کے بارہ بجے کی رپورٹ یہ ہے کہ

"صاحبزادہ صاحب کی طبیعت دل کی کمزوری کے شدید دورہ کے بعد جو دو دن قبل ہوا تھا۔ بہتری کی طرف مائل ہے۔"

جملہ احباب کرام کی خدمت میں خصوصی دعاؤں کی تحریک کی جاتی ہے۔ مولا کریم اپنے خاص فضل اور احسان کے نتیجے میں حضرت صاحبزادہ صاحب کو ہر قسم کی پیچیدگی سے محفوظ رکھے اور اس قیمتی وجود کو کامل صحت اور طویل عمر عطا کرے۔ آمین

تم مصیبت کو دیکھ کر اور بھی قدم آگے بڑھاؤ کہ یہ تمہاری ترقی کا ذریعہ ہے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

9 فتح 1376 ھش   9 دسمبر 1997ء

خدا تعالیٰ کا حسین تصور

خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں اپنے بندے کے خیال کے مطابق بن جاتا ہوں۔ یعنی جو مجھے رحیم کریم سمجھتا ہے۔ اس پر میں رحم کرتا ہوں۔ اور کرم کا اظہار کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی بندہ میرے متعلق یہ خیال کرے کہ میں نہایت سخت قسم کی ہستی ہوں تو پھر اسے یہی محسوس ہونے لگتا ہے کہ واقعی میری طرف سے اس پر سختی ہو رہی ہے۔ اس بات کے پیش نظر ہمیں چاہئے کہ ہم ہمیشہ اللہ تعالیٰ سے بہتری کی امید رکھیں ہمیشہ اس کی طرف ایسی نگاہ سے دیکھیں کہ گویا وہ ہم پر ہمیشہ رحم اور کرم کرنے والا ہے۔ ہماری مدد کرتا ہے۔ ہمیں ضرورت پڑتی ہے تو ہماری ضرورت پوری کرتا ہے۔ ہم گرنے لگیں تو وہ ہمیں سہارا دیتا ہے۔ ہم آگے بڑھنا چاہیں تو ہمیں اس میں مدد دیتا ہے۔ ایسا کرنے سے یقیناً ہمیشہ ہمارے دل کو تسلی رہے گی اور خدا تعالیٰ کے ارشاد کے مطابق وہ ہمارے ساتھ اچھا ہی سلوک کرے گا۔ ہم حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی ایک نظم کے کچھ اشعار اس لئے پیش کرتے ہیں کہ آپ ان پر غور کریں اور ان کے مطابق اللہ تعالیٰ کا تصور اپنے دل میں پیدا کرتے ہوئے اس کی طرف سے ہمیشہ بھلائی ہی کا سوچیں۔ آپ فرماتے ہیں:۔

کس قدر ظاہر ہے نور اس مبدء الانوار کا
بن رہا ہے سارا عالم آئینہ ابصار کا

گویا کہ حقیقی روشنی کا مبداء خدا ہے۔ اور اگر حقیقی روشنی کا مبداء خدا ہے جیسا کہ وہ واقعی ہے' تو ہمیں ہر چیز اس کی اصلی حالت میں نظر آ جانی چاہئے۔ اور ہر چیز کے متعلق ہمارے خیالات درست ہونے چاہئیں۔ جہاں تک خدا تعالیٰ کے انوار کا تعلق ہے وہ انسان کو ہر چیز میں نظر آنے چاہئیں۔ اگر انسان اپنی نظر کو صاف رکھے۔ اس میں میل نہ آنے دے تو یقیناً اسے ہر چیز میں اللہ تعالیٰ کا نور نظر آئے گا۔ جیسے آپ نے فرمایا۔

چاند کو کل دیکھ کر میں سخت بیکل ہو گیا
کیونکہ کچھ کچھ تھا نشاں اس میں جمال یار کا

ساری دنیا چاند کو حسین کہتی ہے۔ خوبصورت کہتی ہے۔ لوگ اپنے محبوب کے چہرے کو چاند کہنا پسند کرتے ہیں۔ اور اگر ہم اس چاند کو خدا تعالیٰ کا ایک ہلکا سا نشان سمجھ کر دیکھیں تو ہمارے دل میں اللہ تعالیٰ کی محبت موجیں کیوں نہ مار اٹھے گی۔ کہ اگر چاند کو ساری دنیا خوب صورت کہتی ہے اور چاند خدا تعالیٰ کا ایک ہلکا سا نشان ہے تو خدا تعالیٰ کتنا خوب صورت ہوگا۔ اور صرف چاند ہی نہیں آپ فرماتے ہیں۔

اس بہار حسن کا دل میں ہمارے جوش ہے
مت کرو کچھ ذکر ہم سے ترک یا تاتار کا

کوئی قوم خوبصورت ہو' بہادر ہو' یا اور بہت سی خوبیاں اپنے اندر رکھتی ہو وہ ساری کی ساری خدا تعالیٰ کی عطا ہوتی ہیں۔ گویا کہ وہ ایک باغ ہے اور اس میں جو پھول کھلتے ہیں وہ اس کی خوبصورتی کا باعث بنتے ہیں۔ لیکن اس سے بڑھ کر بہار خدا تعالیٰ کی ہستی ہے۔ خدا تعالیٰ کی ہستی پر غور کیا جائے تو جتنی بہاریں ہم دنیا میں دیکھتے ہیں ان سب بہاروں سے بڑھ کر وہ بہار ہے۔ حتیٰ کہ جیسا کہ آپ فرماتے ہیں:۔

ہے عجب جلوہ تری قدرت کا پیارے ہر طرف
جس طرف دیکھیں وہی رہ ہے ترے دیدار کا

اگر دل میں جذبہ ہو اور خدا تعالیٰ سے محبت ہو اور خدا تعالیٰ کی قدرتوں کا یقین ہو تو یقیناً ہر طرف انسان کو خدا ہی خدا نظر آئے گا۔ اگرچہ اس کی جسمانی آنکھیں تو اسے نہیں دیکھ سکتیں لیکن اس کی روحانی آنکھیں ہر چیز میں اس کا جلوہ دیکھیں گی۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم اپنی آنکھوں میں میل نہ آنے دیں۔ ہم اپنی آنکھوں کو صاف رکھیں۔ پہلے حضرت صاحب نے چاند کا ذکر فرمایا۔ اب آپ سورج کا ذکر فرماتے ہیں۔ اور ستاروں کا ذکر فرماتے ہیں کہ۔

چشمہ خورشید میں موجیں تری مشہود ہیں
ہر ستارے میں تماشا ہے تری چمکار کا

جس طرح اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ مجھے جیسا میرا بندہ سمجھتا ہے میں ویسا بن جاتا ہوں۔ حضرت صاحب ستاروں میں۔ چاند میں اور سورج میں ہر طرف اسی کا جلوہ دیکھتے تھے اور واقعی اللہ تعالیٰ آپ کے لئے ان تمام باتوں میں اپنا جلوہ دکھاتا تھا۔ اور جیسے ہم نے کہا ہے کہ خدا تعالیٰ اپنا جلوہ دکھاتا تھا اگلے ہی شعر میں آپ نے فرمایا:۔

تو نے خود روحوں پہ اپنے ہاتھ سے چھڑکا نمک
اس سے ہے شورِ محبت عاشقانِ زار کا

انسان کے دل میں جو خدا تعالیٰ کی محبت پیدا ہوتی ہے وہ بھی دراصل خدا تعالیٰ ہی کی عطا ہے۔ خدا تعالیٰ نے خود روحوں کو اپنی طرف کھینچا ہے۔ اور انہیں جو اس کی طرف کشش رکھتی ہیں وہ ایسی ہیں جیسے کہ محبت کرنے والے انتہائی عاشق زار کی حالت ہو۔ یہ ایسا ہے کیوں؟ اس لئے کہ اس نے ہر ذرے میں ایسے خواص رکھے ہیں کہ انسان ان کی تہہ تک پہنچ ہی نہیں سکتا۔ کوشش کرتا ہے اور کرتا چلا جاتا ہے اور اسے نئی سے نئی باتیں ملنے لگتی ہیں حتیٰ کہ اس سارے دفتر کے رموز جو ہیں وہ اس پر کھلنے نہیں پاتے۔ اور یہ رموز پوری طرح نہ کھلنے کے متعلق ہی آپ نے فرمایا ہے کہ۔

تیری قدرت کا کوئی بھی انتہا پاتا نہیں

کوئی شخص ایسا نہیں جو دنیا کی کسی چیز پر بھی غور و فکر کرنا شروع کرے تو اس کی ہر خاصیت اس کے سامنے کھل کر آ جائے۔ وہ غور کرتا چلا جاتا ہے نئی سے نئی خصوصیات اس کے سامنے کھلتی چلی جاتی ہیں۔ اور وہ اس بات کو پوری طرح سمجھ لیتا ہے کہ کوشش کرنا اس کا کام ہے وہ کوشش کرتا رہے گا اور اللہ تعالیٰ کی پیدا کردہ چیزوں کی خصوصیات اس کے سامنے کھلتی رہیں گی۔

حضرت صاحب کی ایک نظم کے یہ صرف چند اشعار ہیں۔ اگر ساری نظم کو آپ بنظر غور دیکھیں اور اسے اللہ تعالیٰ کی ذات پر چسپاں کرتے ہوئے سوچنے لگیں تو آپ کی زندگی بدل کر رہ جائے گی۔ یوں ہو گا کہ گویا آپ خدا تعالیٰ کو اپنے سامنے دیکھ رہے ہیں اور آپ کو ہر چیز میں خدا تعالیٰ کا نہایت خوبصورت جلوہ نظر آئے گا۔ خدا کرے کہ ہم ان اشعار کے مطابق خدا تعالیٰ کے متعلق سوچیں اور سمجھیں اور مانیں اور ان سے فائدہ اٹھائیں۔ اے خدا تو ہمیں اس کی توفیق عطا کر آمین۔

خدا محفوظ رکھے ابتلاء سے
زر و مال و جواہر کی اَنا سے
نہ غرّہ ہو ہمیں علم و عمل پر
جسے ملتا ہے' ملتا ہے خدا سے
خلوصِ دل ہو طرّہ زندگی کا
ہمیں وہ دور ہی رکھے ریاء سے

ابو الاقبال

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی

محنت کی عادت ڈالیں

کہتے ہیں ایک بوڑھا شخص کوئی ایسا درخت لگا رہا تھا جو دیر سے پھل دیا کرتا ہے۔ ایران کا بادشاہ اس بوڑھے کے پاس سے گزرا۔ اور اس سے دریافت کیا۔ بوڑھے تم 70-80 سال کے ہو چکے ہو اور یہ درخت جب پھل دے گا۔ اس وقت تک تم مر چکے ہو گے تم یہ درخت کیوں لگا رہے ہو۔ بوڑھے نے جواب دیا۔ بادشاہ سلامت! آپ کیا کہہ رہے ہیں۔ اگر یہی خیال ہمارے بزرگوں کے دلوں میں پیدا ہوتا اور وہ یہ درخت نہ لگاتے تو ہم پھل کہاں سے کھاتے۔ انہوں نے درخت لگائے اور ہم نے پھل کھایا۔ اب ہم یہ درخت لگائیں گے تو آنے والی نسل اس کا پھل کھائے گی۔ اس بادشاہ کی عادت تھی۔ کہ جب اسے کوئی بات پسند آتی تو وہ کہتا زہ اور خزانچی کو حکم تھا کہ جب وہ کسی کام پر "زہ" کہے تو وہ تین ہزار دینار کی تھیلی بطور انعام اسے دیدے۔ بادشاہ نے اس بوڑھے کے جواب پر کہا "زہ" اور خزانچی نے تین ہزار دینار کی تھیلی فوراً بوڑھے کے سامنے رکھ دی۔ اور کہا کہ بادشاہ سلامت کو آپ کی بات بہت پسند آئی ہے۔ اور انہوں نے آپ کو یہ رقم بطور انعام دی ہے۔ بوڑھے نے ہنس کر کہا۔ بادشاہ سلامت! آپ نے تو کہا تھا بوڑھے تم کیا کر رہے ہو۔ اس کا تمہیں کیا فائدہ۔ لوگ جلدی جلدی پھل دینے والے درختوں کا پھل بھی ایک عرصہ کے بعد کھاتے ہیں۔ لیکن میں نے تو اس درخت کا پھل اسے لگاتے ہی کھالیا۔ بادشاہ کو یہ بات پھر پسند آئی۔ اور اس نے کہا "زہ" اور خزانچی نے تین ہزار دینار کی ایک اور تھیلی اس بوڑھے کے سامنے رکھ دی۔ بوڑھا ہنسا اور اس نے کہا۔ بادشاہ سلامت۔ اور لوگ تو جلد سے جلد پھل دینے والے درخت کا پھل سال میں ایک دفعہ کھاتے ہیں۔ اور میں نے اس درخت کا پھل چند منٹوں میں دو دفعہ کھالیا۔ بادشاہ نے کہا "زہ" اور خزانچی نے تین ہزار دینار کی ایک اور تھیلی اس بوڑھے کے سامنے رکھ دی۔ پھر بادشاہ نے خزانچی سے کہا۔ یہاں سے جلدی چلو۔ ورنہ یہ بوڑھا تو ہمارا سارا خزانہ لوٹ لے گا۔

دنیا میں یہی طریق ہوتا ہے۔ کہ اگلا شخص پیچھے کی طرف حرکت کرتا ہے۔ لیکن ہمارے ہاں ایسا نہیں ہوتا۔ نوجوان جونکوں کی طرح والدین کے ساتھ چمٹے رہتے ہیں انہیں یہ احساس ہی نہیں ہوتا۔ کہ وہ خود کمائیں۔ اپنے والدین کو کھلائیں۔ اور اپنی اگلی نسل کا خیال رکھیں۔ اس کے بالمقابل یورپ کے لوگ پندرہ پندرہ سولہ سولہ سال کی عمر میں اپنی زندگیاں بدل لیتے ہیں ایک دفعہ چوہدری ظفر اللہ خان صاحب نے مجھے سنایا کہ میں امریکہ گیا ان دنوں صوفی مطیع الرحمان صاحب بنگالی وہاں تھے۔ انہوں نے ایک لڑکے کو میرے ساتھ لگا دیا۔ کہ وہ میرے ساتھ ساتھ رہے۔ اس لڑکے کی عمر 13-14 سال کی تھی۔ ایک دن جب میں سیر کے لئے باہر گیا۔ تو میں نے اس لڑکے سے اس کے والد کا نام پوچھا اس نے ایک بڑے بنکر (Banker) کا نام لیا۔ جو بہت مالدار تھا۔ تعلیم کے متعلق میں پہلے پوچھ چکا تھا۔ کہ وہ مڈل یا انٹرنس جو وہاں کی ابتدائی تعلیم ہوتی ہے۔ پاس ہے۔ میں نے اس لڑکے سے کہا۔ تمہارا باپ بہت امیر ہے۔ تم کالج میں کیوں تعلیم حاصل نہیں کرتے۔ جب سامان میسر ہیں تو تم نے اپنی تعلیم بیچ میں کیوں چھوڑ دی۔ وہ لڑکا غصہ سے کہنے لگا۔ میں اتنا بے غیرت نہیں کہ اپنے ماں باپ سے خرچ لے کر مزید تعلیم حاصل کروں۔ میرا والد مزید تعلیم کے لئے مجھے اخراجات دیتا تھا۔ لیکن میں نے کہا۔ میں نے پڑھنا ہو گا تو خود محنت کر کے پڑھوں گا۔ باپ کا احسان نہیں اٹھاؤں گا۔ لیکن ہمارے ملک میں لڑکے کئی سال تک فیل ہوتے چلے جاتے ہیں۔ اور انہیں اس بات کا احساس ہی نہیں ہوتا کہ ہم اپنے والدین پر بوجھ بنے ہوئے ہیں۔ فیل ہونے پر وہ کہہ دیتے ہیں۔ ہم نے تو بڑی محنت کی تھی اور اپنی کلاس میں ہوشیار تھے۔ لیکن اس استاد کی جوتی کو ایک دفعہ ہم نے ٹیڑھی نظر سے دیکھ لیا تھا اس لئے استاد کی ہم سے دشمنی ہو گئی اور اس نے ہمیں فیل کر دیا۔

ایک دفعہ ایک احمدی دوست نے مجھے خط لکھا کہ میرا لڑکا قادیان میں پڑھتا ہے۔ عربی میں وہ اچھا ہوشیار تھا۔ لیکن استاد نے اسے فیل کر دیا ہے۔ اگر وہ کمزور ہوتا تو مجھے کوئی اعتراض نہیں تھا۔ لیکن وہ عربی میں اچھا ہوشیار تھا۔ مگر استاد نے پھر بھی اسے فیل کر دیا۔ یہ بڑے ظلم کی بات ہے اور پھر اس قسم کی حرکتیں قادیان میں کی جاتی ہیں۔ آپ اس طرف توجہ کریں۔ میں نے اس لڑکے کے پرچے منگوائے۔ تو یہ دیکھ کر مجھے حیرت ہوئی کہ اس نے 50 یا سو نمبروں میں سے صرف دو یا اڑھائی نمبر حاصل کئے تھے اور یہ نمبر بھی استاد کے رحم و کرم کی وجہ سے اس نے حاصل کر لئے تھے۔ ورنہ میرے نزدیک وہ صفر کا مستحق تھا۔ میں نے اس دوست کو لکھا افسوس ہے کہ آپ نے اس بارہ میں تقویٰ سے کام نہیں لیا۔ آپ کہتے ہیں میرا لڑکا اچھا ہوشیار تھا میں نے اس کے پرچے منگوائے ہیں اور خود دیکھے ہیں اس کو زیرو ملنا چاہئے تھا لیکن پتہ نہیں کہ استاد کے اس کے ساتھ کیسے تعلقات تھے کہ اس نے اسے دو یا اڑھائی نمبر دیدیئے۔

غرض ہمارے ملک کے لڑکے خود محنت نہیں کرتے۔ اور جب فیل ہو جاتے ہیں تو کہہ دیتے ہیں کہ ہم تو کلاس میں ہوشیار تھے اور محنت بھی خوب کی۔ لیکن استاد کو ہم سے دشمنی تھی۔ اس لئے اس نے ہمیں فیل کر دیا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ان کی زندگی کا وہ حصہ جو انہوں نے عملی رنگ میں گزارنا تھا۔ حصول تعلیم میں گزر جاتا ہے۔

پس تم زیادہ سے زیادہ محنت کی عادت ڈالو۔ جب تک تم محنت کی عادت نہیں ڈالو گے۔ اس وقت تک یہ امید کرنا کہ تم کوئی مفید کام کر سکو گے۔ غلط ہے۔ کوئی مفید کام کرنے کے لئے ضروری ہے کہ زندگی کے عملی حصے کو کام میں لگایا جائے۔ طاقت کا زمانہ یہی ہوتا ہے جس کو ہمارے نوجوان حصول تعلیم میں ضائع کر دیتے ہیں۔ عورتوں کے متعلق مشہور ہے بیسی کھیسی یعنی عورت بیس سال کی ہوئی تو بوڑھی ہوئی۔ مرد کے کام کا وقت بھی بیس سے چالیس سال تک کا ہوتا ہے۔ اور اگر اس میں سے 25-26 سال تیاری پر لگا دیئے جائیں۔ تو پھر آدھا کام ہو گا۔ حقیقت یہ ہے کہ جو لوگ پڑھائی میں یا سکول میں اتنا وقت خرچ کر دیتے ہیں۔ ان کے ذہن کند ہو جاتے ہیں اور کسی بڑے کام کرنے کی ان میں طاقت ہی نہیں رہتی۔ جب کسی بڑے کام کے کرنے کا وقت آتا ہے تو ان کی طاقت کمزور ہو جاتی ہے۔ جن لوگوں نے کام کرنا ہوتا ہے وہ علم سے کام لیتے ہیں۔ اور تھوڑے سے سرمایہ سے زیادہ کام کرنا جانتے ہیں۔ انہیں محنت کی عادت ہوتی ہے۔ وہ جب کوئی بڑا کام کرنے کا فیصلہ کر لیتے ہیں۔ تو پھر وہ علم اور دولت کا خیال نہیں کرتے۔ کہ وہ کس قدر ہیں بلکہ وہ کام پر لگ جاتے ہیں۔ اور دنیا میں اپنا نام پیدا کر لیتے ہیں۔

OOO

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حیاۃ نور سے ایک اقتباس

حضرت میر ناصر نواب صاحب کے مبارک کام

حضرت میر ناصر نواب نے "بدر" مورخہ 24۔ جون 1909ء میں اس امر کا اعلان کیا کہ قادیان کی بڑھتی ہوئی ضروریات کے پیش نظر چار قسم کی عمارات کی اشد ضرورت ہے اور اس ضرورت کو حضرت امام جماعت احمدیہ الاول نے بھی تسلیم فرما کر اپنی جیب خاص سے دوصد ساٹھ روپیہ چندہ بھی عطا فرمایا۔ بہرحال وہ تعمیرات یہ ہیں۔

1۔ بیت جو بورڈنگ ہاؤس کے قریب تعمیر ہو گی۔ جس پر کم و بیش پانچ ہزار روپیہ خرچ آئے گا۔ یہ وہی بیت ہے جو بعد میں "بیت نور" کے نام سے مشہور ہوئی۔

2۔ مردانہ ہسپتال جو بعد میں "نور ہسپتال" کے نام سے مشہور ہوا۔ اس پر بھی پانچ ہزار سے زائد خرچ کا اندازہ کیا گیا۔

3۔ ایک زنانہ ہسپتال جس کا نام حضرت اماں جان وارڈ تجویز کیا گیا۔ اور اس کے خرچ کا اندازہ بھی کم و بیش پانچ ہزار روپیہ لگایا گیا ہے۔

4۔ " دار الضعفا " یعنی غریبوں کی چند جھونپڑیاں جو غریب نقل مکانی کرنے والوں کے آرام کے لئے بنائی جائیں گی۔

یہ چار کام تھے جن پر بیس ہزار روپیہ خرچ کا اندازہ تھا۔ اس چندہ کی رقم کو فراہم کرنے کے لئے حضرت میر ناصر نواب صاحب کو ملک کے طول و عرض میں دورہ کرنا پڑا۔ اور جس کوشش اور تندہی اور مستعدی سے میر صاحب موصوف نے یہ چندہ جمع کیا اور مذکورۃ الصدر عمارات کو مکمل کیا یہ آپ ہی کا حصہ تھا۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ حضرت اماں جان وارڈ کوئی الگ عمارت نہیں بنائی گئی بلکہ نور ہسپتال کے ایک حصہ ہی میں عورتوں کے علاج کی سہولتیں فراہم کی گئیں۔ حضرت میر صاحب کے چندہ فراہم کرنے کے واقعات کا اندازہ کسی قدر "حیات ناصر" سے لگ سکتا ہے۔

آپ کا خط ملا

محترمہ امتہ الباسط سیفی صاحبہ کراچی سے لکھتی ہیں۔

محترم چچا جان

خدا کرے کہ آپ خیریت سے ہوں۔ اور آپ اپنے کاموں میں حسب معمول مصروف ہوں۔ بہت دنوں سے آپ کو خط لکھنے کا سوچ رہی تھی۔ ذہن میں ہر وقت آپ کا خیال رہتا ہے۔ یہ پہلا خط ہے جو میں صرف آپ کے نام لکھ رہی ہوں۔ ورنہ اس سے پہلے ہر خط میرا مشترکہ خط ہوتا تھا۔ جو میں آپ کو اور ممانی جان کو لکھتی تھی۔ ہر ہر قدم پر ان کی کمی کا احساس ہوتا ہے۔ اور کبھی کبھی یہ احساس بہت شدت اختیار کر جاتا ہے۔ جانے والے تو چلے جاتے ہیں۔ کمی تو ان کے پیچھے رہ جانے والے محسوس کرتے ہیں۔ ہر مقام پر ہر موقعہ پر اور ہر وقت ان کی یاد ان کی باتیں ذہن میں گونجتی ہیں۔ اور ان کی وہ دعائیں جو ہر وقت ہمارے لئے اور ہمارے بچوں کے لئے جو درحقیقت انہی کے بچے ہیں وہ کرتی رہتی تھیں۔ بہت سی باتیں اور بہت سی دعائیں میں نے ان سے سیکھیں ہر وہ دعا خاص طور پر ان کی خاص دعا اللہ حافظ و ناصر حامی اللہ دی امان اور اللہ نگہبان جب بھی میں اپنے بچوں کو دیتی ہوں تو ان کی یاد شدت سے آتی ہے۔ الغرض آپ یقین نہیں کریں گے کہ وہ ہر ہر وقت مجھے یاد آتی ہیں۔ ان کی ہر بات مجھے یاد ہے۔ اور ان کی باتیں ان کی یادیں ذہن میں محفوظ ہیں۔ آج جو میں آپ سے ان کی باتیں کر رہی ہوں تو میری آنکھیں آنسوؤں سے لبریز ہیں۔ اور کبھی کبھی یہ آنسو تھمنے کا نام ہی نہیں لیتے۔ بیٹھے بیٹھے امڈ آتے ہیں۔ بچے آکر پوچھتے ہیں امی کیا ہوا آپ کو؟ تو آنسوؤں میں مزید شدت آجاتی ہے۔ پھر ان کے لئے دعا کرتی ہوں کہ دعا کے سوا کوئی چارہ نہیں کیونکہ

بلانے والا ہے سب سے پیارا
اسی پہ اے دل تو جان فدا کر

خدا کی رضا پر ہم راضی ہیں۔ خدا تعالیٰ ان کو جنت میں اپنے قرب میں جگہ دے۔ ہر آن ان

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تبصرہ

پروفیسر محمد اسلم صابر

ماہنامہ "التقویٰ"

لندن (انگلستان) سے عربی زبان میں شائع ہونے والے ماہانہ مجلّہ التقویٰ کا شمارہ نمبر4 جلد نمبر10 بابت ماہ اگست 1997ء زیر نظر ہے۔ ماہنامہ کا بنیادی مقصد "دعوت الی اللہ" ہے۔ جو بلاشبہ ایک عظیم مقصد ہے۔ اور ضرورت زمانہ بھی۔

سرورق پر احمدیہ بیت نور اوسلو (ناروے) کی سادہ بلیک اینڈ وائٹ تصویر ہے۔ جو سادگی و پرکاری کا حسین مرقع ہے۔ اور فن مصوری کا عمدہ نمونہ۔ نظر تعمق سے دیکھیں۔ تو دھوپ چھاؤں اور برف کا نہایت دلفریب منظر ہے۔ ناظر اپنے آپ کو بیت کے سبزہ زار میں پاتا ہے۔

ٹائیٹل کے آخری بیرونی صفحہ پر تاریخ عالم کے سب سے پہلے دینی سیٹلائٹ چینل "احمدیہ ٹی وی" انٹرنیشنل کا دلکش مونوگرام ہے۔ جس کے تعارف کے لئے انگریزی میں

Broad Casting Daily Around the Clock

اور عربی میں ۲۴ ساعۃ بث یومی متوصل الی جمیع انحاء العالم مرقوم ہے۔ یعنی اس کی نشریات چوبیس گھنٹے روزانہ اکناف عالم میں جاری رہتی ہیں۔ ٹائیٹل کے صفحہ نمبر2 پر جماعت احمدیہ کا مختصر تعارف و تاریخ اور وجہ تسمیہ دی گئی ہے۔

سرورق پر نمایاں طور پر "اعتراض علی التقویٰ" صفحہ نمبر30 قاری کو متوجہ کرتا ہے۔ صفحہ مذکورہ قارئین التقویٰ کے لئے صلائے عام ہے۔ کہ وہ اپنی آراء موافق یا مخالف بلا جھجک روانہ کریں۔ جس کے لئے پتہ درج ذیل ہے۔

The Editor Al-Taqwa p.o Box 12926 London s.w 18 4 Z N (U.K): E-Mail: emaan dircon Co. U.K

اس صفحہ پر درج اعتراض جناب ح۔ق نے ملک شام سے تحریر کیا ہے۔ جس کا جواب کینیڈا کے جناب استاذ ابو خالد نے رقم کیا ہے۔ کسی گذشتہ شمارہ میں مضمون "الصبغۃ الالٰھیّۃ" (الٰہی رنگ) پر عقلاً وارد ہونے والے اعتراضات کا نہایت عمدہ انداز میں جواب دیا گیا ہے رسالہ کے بارہ میں دنیا کے مختلف خطوں سے آمدہ آراء درج ہیں۔ مثلاً اردن۔ الجزائر۔ المغرب۔ نائیجیریا وغیرہ۔ یہ بات رسالہ میں قارئین کی دلچسپی کی علامت ہے۔ رسالہ بعض نہایت اہم مضامین پر مشتمل ہے۔ ایڈیٹوریل میں حضرت امام جماعت الرابع کے ایک خطبہ کو موضوع بنایا گیا ہے۔ جس میں دو سمندروں کے ملنے کی تشریح ہے۔ حضرت صاحب نے میٹھے اور کڑوے سمندروں کے ملنے سے یہ مراد لیا ہے۔ کہ یہ ایک پیش خبری ہے۔ جس میں آخری زمانہ میں روئے زمین پر آباد انسانوں کے آپس میں تیز رابطے کی خبر دی گئی ہے۔ جس کے نتیجہ میں دین حق کا شیریں سمندر دیگر بگڑی ہوئی تعلیمات کے کڑوے پانیوں کو متاثر کرے گا۔ جس کے آثار اب نظر آرہے ہیں۔

"ہم کیونکر لوگوں کے لئے بہترین بن سکتے ہیں" اس عنوان کے تحت حضرت مرزا بشیرالدین محمود احمد امام جماعت احمدیہ الثانی کے ایک درس سے اقتباسات دیئے گئے ہیں۔

"اسوہ حسنہ" کے زیر عنوان چار احادیث منتخب کی گئی ہیں۔ پہلی حدیث میں ایک سنہری اصول بیان کیا گیا ہے۔ کہ محفل میں کوئی بھی چیز تقسیم کرنا ہو۔ تو بلالحاظ دائیں طرف سے شروع کرنا چاہئے۔ اسی طرح امیر و غریب کی تفریق مٹ جاتی ہے۔ اور انسان کی عزت نفس کی پاسداری ہوتی ہے۔

"من کلام الامام" کے زیر عنوان حضرت بانی جماعت احمدیہ کی معرکۃ الآراء تصنیف "آئینہ کمالات....." کے عربی حصہ سے اقتباس دیا گیا ہے۔ جو زبان و ادب اور معارف کا شاہکار ہے۔

"خطبات" کے تحت حضرت امام جماعت الرابع کا خطبہ فرمودہ 10۔ نومبر 1995ء بمقام بیت الفضل لندن کا عربی ترجمہ تحریر کیا گیا ہے۔ جو محترم محمد حلمی الشافعی المصری (وفات یافتہ) سابق رئیس التحریر "(التقویٰ)" نے کیا۔ دس صفحات پر مشتمل یہ خطبہ نکات و معارف کا گنجینہ ہے۔ اور اہل علم و بصیرت کے لئے دعوت فکر ہے۔

"السیرۃ الطاہرہ" (پاک سیرت) کے موضوع پر مصری ادیب جناب مصطفیٰ ثابت نے حضرت بانی جماعت احمدیہ کی سیرت میں سے درخشندہ علمی پہلو پر روشنی ڈالی ہے اور کتاب "اعجاز......" میں سے مقدمہ کے اقتباسات دیئے ہیں۔ جو فصاحت و بلاغت کا نادر نمونہ ہے۔ کتاب ہماری تعریف سے بالا ہے۔ پڑھیئے اور لطف اٹھایئے

مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار بگوید

"القدس بلد السلام" (بیت المقدس سلامتی کا شہر ہے) کے عنوان سے ایک مختصر سا مضمون سوئٹزرلینڈ کی محترمہ ندی بجوی صاحبہ نے ارسال کیا ہے۔ جو کہ جناب منصور احمد شاہ صاحب کے ایک انگریزی مقالہ سے ماخوذ و معرب ہے مضمون میں قدس شریف کا محل وقوع۔ مختصر تاریخ اور مستقبل کے بارہ میں اظہار رائے کیا گیا ہے۔

ان کے علاوہ دنیا میں نظام انٹرنیٹ۔ دس شرائط بیعت اور فارم بیعت کا نمونہ شامل ہیں۔ ہم ادارہ کی اس قابل قدر کوشش پر صمیم قلب سے مبارکباد پیش کرتے ہیں۔ اور دعاگو ہیں۔ کہ

اللہ کرے زورِ قلم اور زیادہ

اور اہل قلم سے گذارش کرتے ہیں۔

بکوشید اے جواناں تابدیں قوت شود پیدا
بہار و رونق اندر روضہ ملت شود پیدا

عملہ ادارت میں درج ذیل حضرات کے نام آتے ہیں۔

رئیس التحریر۔ محترم جناب ابو حمزۃ التونسی
مجلس تحریر۔ محترم جناب عبدالمومن طاہر
محترم جناب نصیر احمد قمر
محترم جناب منیر احمد جاوید
محترم جناب عبدالماجد طاہر
محترم جناب عبدالمجید عامر
مینجر۔ محترم جناب مظفر احمد
طباعت۔ محترم جناب موسیٰ شیبوب۔

O

ہے خدائے ذوالمنن ہی کارساز و کردگار
در اسی کا کھٹکھٹا ہر حال میں اس کو پکار

وسعتیں اس کی بیاں الفاظ کر سکتے نہیں
اس کی رحمت کا سمندر تو ہے ناپیدا کنار

اس کے آگے گڑگڑا آنسو بہا فریاد کر
یہ شجر آخر کبھی اس نہر سے لائیں گے بار

ناؤ ہے کمزور اور بادِ مخالف تند و تیز
اسکی رحمت سے مگر ساحل سے ہوگی ہم کنار

وہ اکیلا ہی چلا تھا جانبِ منزل مگر
آج ہیں دنیا کے ہر گوشے میں اس کے جاں نثار

بن گئی نازک سی کونپل ایک بار آور درخت
اسکی پامالی کو گو طوفان اٹھے باربار

موسم گل کا سماں ہر وقت اس گلشن میں ہے
پھول تازہ اس میں کھلتے ہیں خزاں ہو یا بہار

ابتدا سے آج تک زوروں پہ ہے بادِ سموم
باوجود اس کے وہ ہے سرسبز اور بابرگ و بار

اس کی شاخیں چار سُو عالم میں ہیں سایہ فگن
ڈالی ڈالی دے رہی ہے خوش نما شیریں ثمار

جاگزیں اس کی جڑیں ہیں شرق و غرب میں
سوچ یہ انسان کا ہے یا خدائی کاروبار

شیخ رحمت اللہ شاکر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تبصرہ

صدائے آب

ڈاکٹر پرویز پروازی

صدائے آب محترم ڈاکٹر پرویز پروازی کے ان تنقیدی مضامین کا مجموعہ ہے جو ہائیکو پر آپ نے لکھے ہیں۔ اس کے انتساب میں آپ نے لکھا ہے۔

اپنے پوتوں اظہار احمد اور اسامہ احمد' اور اپنی نواسی نائیلہ محمود کے نام محبت کے ساتھ۔

عزیزو اب تمہارے ہاتھ میں تقدیر عالم ہے۔
تمہی ہو گے فروغ بزم امکاں ہم نہیں ہوں گے

اس کے بعد محترم پروازی صاحب نے اپنی طرف سے اس کتاب کے تعارف میں لکھا ہے۔

غریب الوطنی کا تحفہ! ہائیکو پر میرے مضامین ملک کے مختلف ادبی پرچوں (زیادہ تر اوراق) میں شائع ہوئے اور ہائیکو کے حلقوں میں قدر کی نگاہ سے دیکھے گئے۔ اب مکتبہ نردبان والے ان مضامین کو یکجا کر کے چھاپ رہے ہیں۔ میں نے ان مضامین میں چند نئے مضامین کا اضافہ کر دیا ہے تاکہ ہائیکو کی جدید ترین صورت حال واضح ہو جائے۔ میری دانست میں ہائیکو کے غیر ملکی تراجم والا حصہ پڑھنے والوں کے لئے نیا ہو گا اور توقع ہے کہ ہائیکو کے حلقوں میں مقبولیت پائے گا۔

ہائیکو اب صرف جاپانی صنف سخن نہیں رہا' عالمی صنف سخن بن گیا ہے۔ اس لئے ہمارے ہاں کہا گیا ہائیکو کل کلاں دوسری زبانوں کے ہائیکو کے ساتھ ترجمہ ہو کر عالمی ادبی جرائد میں جگہ پائے گا۔ اور ہمارے ہاں ایسے ہائیکو کہے جا چکے ہیں جو کسی بھی عالمی انتخاب میں جگہ پا سکتے ہیں۔

اتفاق ہے کہ جب ہائیکو کے بارہ میں میری پہلی کتاب چھپی' میں اوساکا یونیورسٹی آف سٹڈیز جاپان کے ساتھ منسلک تھا۔ اب دوسری کتاب کی اشاعت کا وقت آیا ہے تو میں سویڈن کی مشہور عالم اپسالا یونیورسٹی کے ساتھ متعلق ہوں۔ ہائیکو پر کیا ہوا میرا کام' وطن اور اہل وطن کے لئے میری جانب سے غریب الوطنی کا تحفہ ہے۔

پرویز پروازی
شعبہ زبان ہائے افریقہ و ایشیا' اپسالا یونیورسٹی۔
اپسالا۔ سویڈن

اس کتاب کے پیش لفظ کے طور پر محترم ڈاکٹر وزیر آغا صاحب نے لکھا ہے۔

پیش لفظ رولاں بارت نے اپنی کتاب L Empire des Signes 1970 میں جاپانی کلچر کے بارے میں لکھا ہے کہ یہ "سطح" یعنی Surface کا کلچر ہے۔ اس کے نزدیک جاپانی کلچر کے بیشتر مظاہر مثلاً کھانا پکانا' پتلیوں کا تھیٹر' باغبانی' تحائف کو پیک کرنے کا فن اور ہائیکو یہ سب سطح کے مظاہر ہیں۔ ان کے اندر کوئی مرکزہ یا روح نہیں ہے۔ اس بیان سے اس غلط فہمی کا امکان ہو سکتا ہے کہ بقول رولاں بارت جاپانی کلچر اور اس کا ایک اہم مظہر یعنی ہائیکو سطحی اور بے روح ہے۔ لیکن جہاں تک میں سمجھ سکا ہوں رولاں بارت اسے بے روح' سطحی یا معنی سے تہی نہیں کہہ رہا۔ اس کا موقف یہ لگتا ہے کہ جاپانی کلچر Container اور Contained کے رشتے کو نہیں مانتا۔ لفافہ اور ملفوف کو ایک ہی چیز گردانتا ہے۔ ہمارے ہاں ہر مظہر کے اندر ایک مخفی معنی کا تصور موجود ہے چنانچہ بالعموم مظہر کے بجائے مظہر کے معنی کو اہمیت ملتی ہے حتیٰ کہ کائنات کا تصور بھی ایک ایسی دھند' سراب یا مہین ریپر کا تصور قرار پایا ہے جس کے عقب یا بطون میں ایک عظیم تر معنی موجود ہے۔ دوسری طرف جاپانی کلچر مظہر اور اس کے معنی میں کوئی تفریق نہیں کرتا..... اس حد تک کہ جاپانی شعری صنف ہائیکو کا افقی پھیلاؤ ہی اس کا عمودی عمق بھی قرار پایا ہے۔ اصلاً ہائیکو کے تین مصرعے لخت لخت نہیں ہیں بلکہ باہم آمیز ہو کر ایک تصویر کیفیت یا احساس کو جنم دیتے ہیں۔ وہ تینوں مارگ یا راستے نہیں ہیں بلکہ زینے کے تین قدم ہیں جو ایک دوسرے سے جڑے ہوتے ہیں۔ ان میں سے ایک قدم بھی کم ہو جائے تو زینہ بے کار ہو جاتا ہے۔ ہائیکو ایک ایسا لسانی ریپر ہے جس کے اندر معنی ملفوف نہیں بلکہ وہ خود معنی ہے۔ مثلاً باشو کا یہ مشہور ہائیکو لیجئے۔

کہنہ جوہڑ میں
مینڈک کی اک جست
پانی کی آواز

اس میں تصویر یہ ابھرتی ہے کہ مراقبہ کی خاموشی میں اچانک مینڈک پانی میں چھلانگ لگاتا ہے' آواز پیدا ہوتی ہے جس سے لمحہ بھر کے لئے مراقبہ ٹوٹ جاتا ہے مگر دوسرے ہی لمحہ وہ دوبارہ جڑ جاتا ہے اور خاموشی پہلے سے زیادہ گھمبیر' دبیز اور بے پایاں ہو جاتی ہے۔ سدھیارتھ کے ہاں بھی مارا کی بیٹیوں کی آمد سے ایک ایسی ہی صورت حال پیدا ہوئی تھی۔ اس کی سمادھی بھی ٹوٹی تھی مگر اس کے بعد اتنی بے پایاں ہو گئی تھی کہ مآل کار "گیان" پر منتج ہو گئی تھی۔ بدھ مت میں خاموشی کے ٹوٹنے یعنی بے زمانی کی چادر میں ایک شگاف یا Rupture کے نمودار ہونے اور پھر اس کے دوبارہ بھرنے یا اگر اس شگاف کو زخم کے مترادف سمجھا جائے تو مندمل ہونے' کا عمل ہائیکو کی بنت کاری میں صاف نظر آتا ہے۔

ایک اور زاویے سے بھی ہائیکو کے مزاج تک رسائی ممکن ہے۔ سب جانتے ہیں کہ انسان کو پانچ حسیات عطا ہوئی ہیں۔ ان میں سے چار حسیات یعنی باصرہ' سامعہ' شامہ اور ذائقہ انسانی چہرے کے خاص خاص مقامات پر مرتکز ہیں۔ مثلاً باصرہ آنکھوں میں' سامعہ کانوں میں' شامہ ناک میں اور ذائقہ منہ میں لیکن پانچویں حس یعنی لامسہ کا کوئی ایک مقام نہیں ہے۔ وہ پورے جسم کی سطح پر پھیلی ہوتی ہے۔ یہ حس اندھی اور بہری ہے' خوشبو اور ذائقہ سے بھی اسے کوئی سروکار نہیں مگر محسوس کرنے کی ایک زبردست قوت اس میں موجود ہے۔ یہ انسان کی بنیادی حس ہے۔ اصناف شعر میں ہائیکو کی اہمیت اس بات میں ہے کہ اس میں لامسہ کی بنیاد بہت مضبوط ہے۔ ہائیکو' باصرہ' شامہ اور سامعہ کی مدد سے معنی کی تلاش کا نام نہیں تاہم وہ ان سے لاتعلق بھی نہیں۔ وہ دراصل ان اضافی حسیات کو لامسہ کی کارکردگی کو فزوں تر کرنے کے لئے استعمال کرتا ہے۔ چنانچہ جب ہائیکو حقیقت یا Reality کو مٹھی میں بند کرتا ہے تو معانقہ ایک بڑی حد تک جسمانی ہوتا ہے۔ ہائیکو فہمی کے سلسلے میں اس نکتے پر غور کرنے کی ضرورت ہے کیونکہ ہائیکو معنی کی تلاش کا عمل نہیں بلکہ شے کو مٹھی میں بند کر لینے کا وظیفہ ہے۔ اسی لئے ہائیکو اور خاموشی مترادف الفاظ ہیں۔ ہائیکو دراصل لامسہ کی ایک کروٹ ہے جو موجودگی کا احاطہ کرنے میں کامیاب ہوتی ہے۔

"خاموشی" کا ذکر ہوا ہے تو جدید مغربی فکر کے حوالے سے اس کی معنویت کا بھی ذکر کر دینا چاہئے۔ مائیکل فوکو نے اپنی کتاب The Order of Things میں سولہویں' اٹھارہویں' انیسویں اور بیسویں صدی کی فکری جہت کو بیان کرتے ہوئے لکھا ہے کہ سولہویں صدی مشابہتوں اور مماثلتوں Resemblances and Similiarities کی مدد سے علم حاصل کرنے کی صدی تھی جب کہ اٹھارہویں صدی قربت Contiguity اور انسلاکات کی صدی تھی جس میں اشیا کے جڑنے کا وہ منظر نامہ ابھرا جو انواع و اقسام کے شجرے بنانے پر منتج ہوا۔ یہ صدی "بے زمانی" کی موید تھی اور اسی وصف کو "انسان" اور "زبان" میں بھی کارفرما دیکھتی تھی۔ جہاں تک انیسویں صدی کا تعلق ہے تو یہ ارتقا Evolution سے منسلک اور "زماں" کی کارکردگی کا اعلامیہ تھی۔ اس میں افقی سطح نمایاں ہوئی' تاریخ کو اہمیت ملی اور منبع اور ماخذ کی تلاش میں دور ماضی کے اندر تک جھانکا گیا۔ رہ گئی بیسویں صدی تو اس میں سطح (Surface) اور گہرائی (Depth) کے عمودی زاویے کو بروئے کار لایا گیا ہے اور یہیں مغرب کی فکر کو اس "خاموشی" تک رسائی حاصل ہوئی ہے جس کا منطقہ گہرائی کے اندر دور تک پھیلا ہوا ہے۔ یہ خاموشی Void یا خالی پن کی زائیدہ ہے۔ دوسرے لفظوں میں یہ ایک طرح کا بلیک ہول ہے جس کی گہرائی کا کوئی پتہ نہیں۔ اس خاموشی کو مس کرنا بدھ مت کا بھی مسلک ہے اور ہائیکو کا بھی! یہ خاموشی ایک ایسی شانت سطح ہے جو دوئی سے ناآشنا ہے۔ یہ مجسم احساس ہے جو لامتناہی بھی ہے اور ناپیدا کنار بھی!

ہائیکو زین بدھ مت کی دین ہے اور بدھ مت "سطحوں" کا فلسفہ ہے۔ اس کے مطابق سب سے بڑا قضیہ "دکھ" ہے جو خواہش کا زائیدہ ہے اور خواہش اندر سے خالی ہوتی ہے۔ گویا خواہش تمام تر ایک "سطح" ہے۔ سدھیارتھ جب گیان حاصل کرنے کے لئے برگد کے نیچے جا بیٹھا تھا تو اس نے اپنی آنکھیں میچ لی تھیں گویا باصرہ کی کارکردگی کو مسترد کر دیا تھا۔ پھر اس نے اپنی قوت ارادی سے کانوں کو بھی بند کر لیا تھا اور ناک کو بھی۔ اس نے غذا ترک کر کے ذائقہ سے بھی نجات حاصل کر لی تھی۔ اب وہ فقط لامسہ تھا اور لامسہ میں باصرہ' سامعہ' شامہ اور ذائقہ کا جزرو مد نہیں ہوتا فقط ایک لامتناہی سطح یا Space کا احساس موجود ہوتا ہے۔ ہائیکو کی آمد کے لئے راستہ اس وقت صاف ہوتا ہے جب اندر کو زماں کی کروٹوں سے نجات ملتی ہے اور حقیقت کی شانت سطح سے تعارف حاصل ہوتا ہے مگر ہائیکو گیان نہیں ہے۔ اسی لئے ہائیکو لامسہ کی ہموار سطح کے حصول کے لئے دیگر حسیات کو یکسر مسترد نہیں کرتا بلکہ انہیں لامسہ کی کارکردگی کو فزوں تر کرنے کے لئے بروئے کار لاتا ہے۔ یہی خالص گیان اور شعری گیان کا فرق بھی ہے۔

"ہائیکو میں سامنے کی گری پڑی اور معمولی چیزوں اور جذبوں کو ان کے پس منظر میں پھیلے ہوئے مظاہر فطرت کے حوالے سے اس طور دیکھا گیا ہے کہ معمولی بے نام شے کی شخصیت بھی ابھر آئی ہے۔ نیچر یا فطرت سے انسلاک ہائیکو کا ایک خاص وصف ہے مگر فطرت یا نیچر کے بھی دو روپ ہیں۔ ایک وہ جو فطری مظاہر کی صورت باہر کی دنیا میں پھیلا ہوا ملتا ہے اور دوسرا وہ جو انسانی فطرت یعنی Human Nature کی صورت انسان کے اعماق میں موجود ہے۔ فطرت کے اس پس منظر میں اشیا اور تجربات کو اس طور پر پیش کرنا کہ کلچر اور نیچر آپس میں جڑ جائیں' یہی ہائیکو کا سب سے بڑا کام ہے مگر وہ یہ کام کلچر اور نیچر کے درمیان پل بنا کر نہیں بلکہ خندق کھود کر انجام دیتا ہے تاکہ قاری ان دونوں کو چل کر نہیں بلکہ جست لگا کر منسلک کرے۔ چنانچہ ہائیکو میں جو جست وجود میں آتی ہے وہی قاری کے تخلیقی عمل کا پیرایہ بھی ہے اور اس کے مبہوت ہونے کا راز بھی!

ہیئت کے زاویے سے دیکھیں تو ہائیکو دھڑکتے ہوئے دل سے مشابہ نظر آتا ہے۔ اس کا پہلا مصرعہ سمٹتا ہے' دوسرا پھیلتا ہے' تیسرا پھر سمٹ جاتا ہے بالکل جیسے دل سمٹتا' پھیلتا اور سمٹتا ہے۔ ہائیکو کے مزاج پر اس کا اثر یوں مرتسم ہوا ہے کہ بات ایک معمولی شے' واقعہ یا مظہر کی سطح سے جست بھر کر وسعت آشنا ہوئی ہے مگر پھر سمٹ کر اپنے اصل قالب میں آ گئی ہے۔ تاہم وسعت آشنا ہونے کے اس ایک لمحے کے بعد بات کی نوعیت وہ نہیں رہی جو فطرت کو چھونے سے پہلے تھی۔ قدیم ہندوستان کے ایک شاعر امرو کی یہ نظم دیکھئے جو اس قلب ماہیت کو بڑی خوبی سے بیان کرتی ہے۔۔

جس طرح پنچھی کے بوجھ تلے ٹہنی جھک جاتی ہے
میں بھی تیرے پیار کے بوجھ تلے لچک کھا گئی ہوں

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

بارودی سرنگوں پرپابندی کامعاہدہ

کینیڈا کے دار الحکومت اوٹوا میں 121 ملکوں نے بارودی سرنگوں پر پابندی کے ایک معاہدہ پر دستخط کر دیئے ہیں۔ اس طرح سے عالمی سطح پر بارودی سرنگوں کی تیاری اور استعمال پر پابندی کے سلسلے میں معاہدے کا پہلا مرحلہ مکمل ہو گیا ہے۔ اس معاہدے پر روس چین اور امریکہ نے دستخط نہیں کئے۔ گزشتہ روز امریکی صدر کی رہائش گاہ وائٹ ہاؤس کے باہر سینکڑوں لوگوں نے احتجاجی مظاہرہ کیا۔ یہ مظاہرین اس امریکی پالیسی کے خلاف احتجاج کر رہے تھے جس کے تحت امریکہ نے بارودی سرنگوں کی تیاری اور استعمال کے خلاف معاہدہ پر دستخط کرنے سے انکار کیا ہے۔ مظاہرین نے پلے کارڈز اٹھائے ہوئے تھے جن پر صدر کلنٹن کے موقف کو افسوسناک قرار دیا گیا تھا۔

یاد رہے کہ دنیا کے مختلف ممالک میں جو بارودی سرنگیں بچھائی گئی ہیں ان سے ہر سال لگ بھگ 25 ہزار افراد ہلاک و زخمی ہو رہے ہیں۔ زخمی ہونے والوں میں سے بڑی تعداد معذور ہو جاتی ہے۔ زخمیوں میں عورتوں اور بچوں کی بھی بڑی تعداد شامل ہے۔

OOO

عراق کو تیل کی برآمد کی اجازت

عراق کو اقوام متحدہ نے بڑے محدود پیمانے پر تیل برآمد کرنے کی حال ہی میں اجازت دی تھی۔ لیکن یہ مقدار عراق کی ضروریات کے اعتبار سے ناکافی ہے۔ عراق کا مطالبہ ہے کہ اس مقدار میں اضافی کیا جائے۔ یاد رہے کہ عراق نے کویت پر 1990ء میں جو حملہ کیا تھا اس کی سزا کے طور پر اقوام متحدہ نے امریکہ اور دیگر مغربی ممالک کے دباؤ پر عراق کے خلاف اقتصادی پابندیاں عائد کردی تھیں ان پابندیوں کے تحت عراق پر اس کا اپنا تیل فروخت کرنے پر بھی پابندی تھی۔ اس پابندی کی وجہ سے ملک میں غذا اور دواؤں کا بحران پیدا ہوا۔ اور عراق کے بچوں کی ایک بڑی تعداد خوراک کی کمی اور دواؤں کی عدم دستیابی کی وجہ سے ہلاک ہو گئی۔

عراق کی درخواست پر اقوام متحدہ نے دو ماہ میں 6۔ ارب ڈالر کا تیل برآمد کرنے کے لئے اجازت دینے کے سوال پر کارروائی شروع کر دی ہے۔ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کوفی عنان کا رویہ عراق کے حق میں معلوم ہوتا ہے۔ لیکن اصل فیصلے چونکہ بڑی طاقتیں کرتی ہیں لہٰذا آخری فیصلہ سلامتی کونسل کے ذریعے ہی ممکن ہو سکے گا۔

OOO

بھارت میں نچلی ذات کے ہندوؤں پر حملہ

بھارت میں گزشتہ دنوں ایک گاؤں پر اونچی ذات کے ہندوؤں نے حملہ کرکے نچلی ذات کے ہندوؤں کے 75۔ افراد کو ہلاک کر دیا تھا۔ اس حادثے کی ذمہ داری بھارتیہ جنتا پارٹی کے ایک لیڈر پر عائد کی جارہی ہے۔ گزشتہ روز اس دردناک واقعہ پر احتجاج کرتے ہوئے ہڑتال کی گئی اور جلوس نکالا گیا۔ حال کے دنوں میں یہ واقعہ اپنی نوعیت کا سب سے بڑا واقعہ ہے۔

OOO

روس میں ایٹمی اسلحہ اور فوج میں کمی

روس کے صدر بورس یلسن نے اپنے ملک کے ایٹمی ہتھیاروں اور فوج میں 10 فیصد کمی کا جو اعلان سویڈن کے دورے کے دوران کیا تھا روس کے اندر اس پر حیرت اور تشویش کا اظہار کیا جارہا ہے۔ روسی پارلیمنٹ کے ایوان زیریں (ڈوما) نے صدر یلسن سے کہا ہے کہ انہوں نے سویڈن کی پارلیمنٹ سے خطاب کے دوران روس کے ایٹمی ہتھیاروں میں ایک تہائی کمی اور بری بحری اور فضائی افواج میں 10 فیصد کمی کا جو اعلان کیا ہے' وہ اس کی وضاحت پارلیمنٹ میں آکر کریں۔ یہ اجلاس بند کمرے میں منعقد ہو رہا ہے۔ روسی پارلیمنٹ 'ڈوما' نے صدر یلسن کے اس اعلان پر اعتراضات کئے ہیں۔ اور ان سے ان اعتراضات کا جواب دینے اور اپنی پالیسی کی صفائی پیش کرنے کی ہدایت کی ہے۔

روسی صدر کے اس اعلان پر روس کے وزیر دفاع مارشل ایگور نے اعلان کیا ہے کہ صدر خود اس بیان کی وضاحت کریں گے۔ پارلیمنٹ نے صدر کی غیر موجودگی میں وزیر دفاع کو ہدایت کی تھی کہ وہ پارلیمنٹ میں آئیں اور صدر یلسن کے اس بیان کی وضاحت کریں۔

روس کے ایٹمی اسلحہ اور فوجوں میں کمی کئے جانے کی یہ تجویز یورپ اور امریکہ کے ممالک نے پیش کی ہے۔ ان ممالک کا کہنا ہے کہ اب جبکہ سرد جنگ ختم ہو چکی ہے اور کمیونزم بھی ختم ہو چکا ہے لہٰذا اب روس کو بھاری مقدار میں اسلحہ اور فوجوں کی ضرورت نہیں۔ مغربی ممالک کو زیادہ تشویش روس کے ایٹمی اسلحہ کے بارے میں ہے۔ خطرہ ہے کہ یہ ہتھیار کہیں غیر محفوظ اور غیر ذمہ دار ہاتھوں میں نہ چلے جائیں۔

OOO

جنوبی کوریا- آئی ایم ایف

جنوبی کوریا ان ممالک میں سے ہے جنہوں نے گزشتہ چند سال میں غیر معمولی اقتصادی ترقی کی ہے اور اب بعد الیکٹرونکس' کمپیوٹرز وغیرہ جدید سازوسامان کی تیاری میں' جاپان کے بعد اسی ملک کا نمبر آتا ہے۔ لیکن اب یہ ملک آئی ایم ایف کے شکنجے میں پھنستا نظر آرہا ہے۔

جنوبی کوریا اور بین الاقوامی مالیاتی فنڈ (آئی ایم ایف) نے ایک سمجھوتے پر دستخط کئے ہیں جس کے تحت مالیاتی فنڈ نے جنوبی کوریا کو اس کی معیشت کی بحالی کے لئے بھاری قرضہ دیا ہے۔ یہ قرضہ 55۔ ارب ڈالر کی مالیت کا ہے۔ جو ایک ریکارڈ ہے۔ اس سلسلے میں معاہدے پر جنوبی کوریا کی حکومت کے لئے سخت شرائط مقرر کی گئی ہیں۔ اس سے دیوالیہ پن اور کارکنوں کی ملازمت سے برطرفی کے اسباب پیدا ہوں گے۔ آئی ایم ایف نے ملک کے تین صدارتی امیدواروں سے بھی اس سلسلے میں تحریری ضمانت حاصل کرلی ہے کہ وہ معاہدے کی شرائط کی حمایت کریں گے۔

OOO

بقیہ صفحہ 5

پنچھی اڑ جاتا ہے تو ٹہنی پھر سیدھی ہو جاتی ہے
مگر تیرے چلے جانے کے بعد میں پھر ویسی نہیں ہو سکتی

یہی حال اس شے کا ہے جو ہائیکو کے کلاوے میں آنے کے بعد پہلے کی طرح اکہری' معمولی اور بے رس نہیں رہتی بلکہ انوکھی اور منفرد نظر آنے لگتی ہے۔" (مضمون "ہائیکو اور زرد پتوں کی شال")

ڈاکٹر پرویز پروازی کی زیر نظر تصنیف "صدائے آب" اس مقصد کے تحت لکھی گئی ہے کہ اردو ہائیکو نگاروں کو ہائیکو کے اصل مزاج اور پیرائے سے آشنا کیا جائے۔ کتاب کے عنوان سے ذہن نہ صرف باشو کے مشہور ہائیکو کی طرف منتقل ہوتا ہے بلکہ یہ خیال بھی آتا ہے کہ ہائیکو فہمی کے ٹھہرے ہوئے جوہڑ میں یہ کتاب ایک ایسی صدائے آب پیدا کرنے کی قدرت رکھتی ہے جس سے جوہڑ کی سطح پر پھیلی ہوئی سبز کائی کی چادر پھٹے گی اور اذہان میں ایک کوندا سا لپک جائے گا۔

ڈاکٹر پرویز پروازی ایک طویل عرصہ جاپان میں رہے ہیں۔ وہ جاپانی ہائیکو کے رمز آشنا ہیں۔ وہ جانتے ہیں کہ محض ہائیکو کی ہیئت اختیار کرنے سے شعری مواد ہائیکو نہیں بن جاتا۔ ساتھ ہی وہ اس بات سے بھی واقف ہیں کہ اپنی مخصوص ہیئت کو ترک کرنے کی صورت میں ہائیکو کا چہرہ مسخ ہو جاتا ہے۔ اصل بات ان کے نزدیک یہ ہے کہ ہائیکو کی ہیئت بھی برقرار رہے اور اس کا مزاج بھی! یہ بات ہمارے ہائیکو نگاروں کے لئے ایک لمحہ فکریہ مہیا کرتی ہے۔

اردو میں ہائیکو پر بہت کچھ لکھا گیا ہے اور بعض ناقدین نے اس سلسلے میں خاصے اچھے مضامین سپرد قلم کئے ہیں مگر ڈاکٹر پرویز پروازی کی زیر نظر تصنیف ایک "چیزے دیگر" ہے۔ بلکہ اگر کہا جائے کہ یہ کتاب ہائیکو نگاری کی تفہیم میں ایک سنگ میل کی حیثیت رکھتی ہے تو یہ غلط نہیں ہو گا۔ ڈاکٹر پرویز پروازی کا اسلوب بھی تازہ' متوازن اور رواں دواں ہے بلکہ اسے تخلیقی اسلوب کا نام ملنا چاہئے۔ ہم جناب ایم۔ ڈی۔ شاد کے ممنون ہیں جن کی مساعی سے یہ خوبصورت کتاب منصہ شہود پر آرہی ہے۔

(وزیر آغا)

OOO

بقیہ صفحہ 3

کے درجات بلند کرے اور ہم سب کو صبر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور ہمیں ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق دے۔ درحقیقت وہ بہت ہی پیار کرنے والی شفیق ماں تھی۔ ہر ایک سے محبت سے پیش آنے والی۔ اللہ تعالیٰ نے اسی لئے ان کو ہر آزمائش سے بچایا اور بہت ہی نرمی اور حلیمی کا سلوک کرتے ہوئے ان کو مزید تکلیف سے بچانے کے لئے اپنے پاس اعلیٰ مقام پر بلالیا۔

بعض حقیقتیں بہت تلخ ہوتی ہیں۔ مگر ہوتی حقیقت ہی ہیں۔ ان کو تسلیم کرنا ہی پڑتا ہے۔ اس لئے ہمیں اب یہ حقیقت تسلیم کرنی ہی پڑے گی کہ گو وہ جسمانی طور پر ہم میں موجود نہیں مگر درحقیقت کسی نہ کسی رنگ میں ہمارے ساتھ ہر وقت موجود رہتی ہیں۔

میری امی نے پردیس میں ان کے اندر ہی اپنی بہن کا روپ دیکھا اور ان کو اپنی بہن بنایا۔ ان کو ہمیشہ بہن سمجھا۔ اللہ تعالیٰ ان کو اس صدمہ کو برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ان کو صبر دے آمین۔ انگلینڈ جانے سے پہلے ان کو مل کر گئیں انہیں کیا معلوم تھا کہ ان کی اب ان کے ساتھ یہ آخری ملاقات ہے۔ اس لحاظ سے وہ ہماری خالہ تھیں یعنی دوہرا بلکہ تہرا رشتہ تھا ان کے ساتھ۔ اللہ تعالیٰ ان کو غریق رحمت کرے جتنا جتنا تعلق کسی کے ساتھ ہوتا ہے اتنا ہی اسے صدمہ پہنچتا ہے۔ ہم آپ کے صدمہ میں اور آپ کے غم میں شریک ہیں آپ کے لئے تو میں ہر وقت دعائیں کرتی ہوں بلاشبہ میں اس سے پہلے آپ دونوں کے لئے اپنی پنجوقتہ عبادت میں ہر وقت دعائیں کرتی تھی۔ اب آپ کے لئے خصوصاً یہ دعا کرتی ہوں آپ کو اللہ ہمت دے طاقت دے آپ کے لئے تو یہ صدمہ سب سے زیادہ ہے کیونکہ آپ ہی ان کے سب سے زیادہ قریب تھے۔ آپ کو صدمہ برداشت کرنے کی توفیق دے آپ کو صحت و تندرستی والی لمبی اور فعال زندگی دے اور ہمارے سروں پر ہمیشہ سلامت رکھے۔ آپ کا بابرکت وجود ہمارے سروں پر سلامت رہے۔ یہاں سب گھروں میں خیریت ہے۔ ماریہ نے اپنی شاندار کامیابی کی اطلاع سب سے پہلے فون پر آپ کو دے دی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے بہت کرم کیا محض اپنے فضل سے اور آپ کی اور ہماری دعاؤں سے نمایاں کامیابی عطا کی 70% نمبر لے کر آپ کی بیٹی م۔س نے ایم بی بی ایس پاس کر لیا ہے اور EYE میں distinction حاصل کی ہے۔ آپ سے دعا کی درخواست ہے دعا کریں اللہ صحیح معنوں میں خدمت کی توفیق عطا فرمائے اور اس کامیابی کو اللہ تعالیٰ بابرکت کرے۔ اقبال بھی خیریت سے ہیں اور بچے بھی آپ کو بہت بہت سلام اور آپ کو ایک بار پھر مبارکباد دیتے ہیں۔ انور ہبتہ کو سلام اور عظیم کو پیار دیں۔ والسلام

آپ کی طالب دعاء بیٹی امتہ الباسط سیفی

OOO

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

پاکستانی وقت کے مطابق

ہفتہ 9- دسمبر 1997ء

12-30 رات۔جرمن سروس۔
1-30 چلڈرنز کارنر۔ حضرت صاحب کے ساتھ ملاقات۔
2-00 احمدیہ ٹیلی ویژن سوئٹزرلینڈ المائدہ۔
2-30 تعلیم دین حق۔روحانی خزائن۔
3-00 ہومیو پیتھی کلاس۔از حضرت صاحب۔
4-25 نارو یجین زبان سیکھیے۔
5-05 تلاوت۔درس حدیث۔خبریں۔
5-30 چلڈرنز کارنر۔ حضرت صاحب کے ساتھ ملاقات
6-00 لقاء مع العرب۔
7-00 سپورٹس۔ آل ربوہ باسکٹ بال فائنل دارالصدر بمقابلہ دارالرحمت۔
8-00 اردو کلاس۔
9-00 نارو یجین زبان سیکھیے۔
10-00 ہومیو پیتھی کلاس۔از حضرت صاحب۔
11-05 تلاوت۔درس حدیث۔خبریں۔
11-35 چلڈرنز کارنر۔ حضرت صاحب کے ساتھ ملاقات۔
12-00 پشتو پروگرام۔
1-00 تعلیم دین حق۔روحانی خزائن۔
2-00 لقاء مع العرب۔
3-00 اردو کلاس۔
4-00 طبی معاملات۔"نیوٹریشن" حصہ اول مہمان۔ڈاکٹر لطیف اے قریشی۔
4-30 صحیح تلفظ کلام الہی۔حصہ دوئم۔
5-05 تلاوت۔خبریں۔
5-30 فرنچ زبان سیکھیے۔
6-00 انڈونیشین پروگرام۔
7-00 بنگالی پروگرام۔
8-00 ترجمہ کلام الہی کلاس۔
9-00 لقاء مع العرب۔
10-00 نارو یجین پروگرام۔
11-05 تلاوت۔درس حدیث۔خبریں۔
11-30 اردو کلاس۔

بدھ 10۔دسمبر 1997ء

12-30 رات۔جرمن سروس۔
1-30 چلڈرنز کارنر۔
2-00 احمدیہ ٹیلی ویژن بیلجیم۔
2-30 اراؤنڈ دی گلوب۔ہماری کائنات۔
3-00 ترجمہ کلام الہی کلاس۔
4-00 حکایات شیریں۔
4-25 فرنچ زبان سیکھیے۔
5-05 تلاوت۔سیرت۔خبریں۔
5-30 چلڈرنز کارنر۔
6-00 لقاء مع العرب۔
7-00 طبی معاملات۔ نیوٹریشن حصہ اول مہمان۔ڈاکٹر لطیف اے قریشی۔
7-30 صحیح تلفظ کلام الہی۔حصہ دوئم۔
8-00 اردو کلاس۔
9-00 فرنچ زبان سیکھیے۔
9-30 حکایات شیریں۔
10-00 ترجمہ کلام الہی کلاس۔
11-05 تلاوت۔سیرت۔خبریں۔
11-30 چلڈرنز کارنر۔
12-00 سواحیلی پروگرام۔
1-00 اراؤنڈ دی گلوب۔ہماری کائنات۔
1-30 تقریر۔ حضرت چوہدری احمد الدین صاحب کے بارے میں از محمد اعظم اکسیر۔
2-00 لقاء مع العرب۔
3-00 اردو کلاس۔
4-00 روشنی واسفر۔
5-05 تلاوت۔خبریں۔
5-30 عربی زبان سیکھیے۔
6-00 انڈونیشین پروگرام۔
7-00 بنگالی پروگرام۔
8-00 ترجمہ کلام الہی کلاس۔
9-00 لقاء مع العرب۔
10-00 فرنچ پروگرام۔
11-05 تلاوت۔سیرت۔خبریں۔
11-30 اردو کلاس۔

جمعرات 11۔دسمبر 1997ء

12-30 جرمن پروگرام۔
1-30 چلڈرنز کارنر۔ حضرت صاحب کے ساتھ۔
2-00 المائدہ۔قیمے کی ٹکیاں۔
2-30 احمدیہ ٹیلی ویژن۔لال سوہانرا پارک۔
2-45 ترجمہ کلام الہی کلاس۔
4-00 ترکی زبان سیکھیے۔
4-25 عربی پروگرام۔
5-05 تلاوت۔درس ملفوظات۔خبریں۔
5-30 چلڈرنز کارنر۔ حضرت صاحب کے ساتھ ملاقات۔
6-00 لقاء مع العرب۔
7-00 کینیڈین ڈسک۔ٹیک ٹاک۔
7-30 سیرت۔
8-00 اردو کلاس۔
9-00 ترکی زبان سیکھیے۔
9-30 عربی پروگرام قصیدہ۔نظم۔
10-00 ترجمہ کلام الہی کلاس۔
11-05 تلاوت۔درس ملفوظات۔خبریں۔
11-30 چلڈرنز کارنر۔ حضرت صاحب کے ساتھ ملاقات۔
12-00 سندھی پروگرام۔خطبہ کا ترجمہ۔
1-00 المائدہ۔قیمے کی ٹکیاں۔
1-55 لقاء مع العرب۔
2-55 اردو کلاس۔
4-00 کوئز پروگرام۔ تاریخ احمدیت حصہ 25۔
4-30 دین حق کی تاریخ میں سے ایک ورق۔ ازبی۔اے۔رفیق۔
5-05 تلاوت۔خبریں۔
5-30 ڈچ زبان سیکھیے۔
6-00 انڈونیشین پروگرام۔
7-00 بنگالی پروگرام۔
8-00 ہومیو پیتھی کلاس۔ حضرت صاحب کے ساتھ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 8- دسمبر- 1997ء
درجہ حرارت کم از کم 8 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 17 درجے سنٹی گریڈ

○ وزیراعظم میاں محمد نواز شریف نے کہا ہے کہ عام کارکن بھی صدر بن سکتا ہے۔ صدر وہ ہونا چاہئے جس کے دل میں ملک و قوم کا درد ہو۔ اور خوف خدا ہو۔ سازشی اگر سیاسی بحران نہ لائے تو ملک کی اقتصادی حالت بہتر ہوگی۔ انہوں نے کہا خدا ہم سے کوئی بڑا کام لینا چاہتا ہے۔ حکومت پہلے سے زیادہ مضبوط ہوگئی ہے۔ بحران پیدا کرنے والوں کو سمجھائیں حکومت عوامی خدمت کا پیکج لارہی ہے۔ اگلی صدی میں پاکستان قابل فخر ملک بن جائے گا۔ ترقی کے دشمن غلط خبریں شائع کرکے رکاوٹیں پیدا کرنا چاہتے ہیں۔

○ وزیراعظم نے لاہور میں صحافیوں اور ایرانی ادارے کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا ہے کہ اسلامی کانفرنس اپنے رکن ممالک کے درمیان بعض مسائل اور مسلمان ممالک کے دوسرے ملکوں سے تنازعات کے لئے ثالثی کردار ادا کر سکتی ہے۔ دوسروں پر انحصار کم کرنا چاہئے۔

○ وزیراعلیٰ پنجاب میاں شہباز شریف نے کہا ہے کہ آئندہ صدر کا انتخاب کسی چھوٹے صوبے سے کیا جائے گا۔ سندھ اور سرحد کے نام بھی زیر غور ہیں۔

○ چیف جسٹس سجاد علی شاہ نے کہا ہے کہ چیف جسٹس بے اختیار نہیں ہوتا۔ عدالت عظمیٰ کا چیف جسٹس الگ ہوتا ہے اور وہ اپنے پورے اختیارات کے ساتھ ہوتا ہے۔ میرے ساتھ تمام ساتھی ججوں کے تعلقات اچھے تھے۔ چیف جسٹس کی سینارٹی سے متعلق پٹیشن کی سماعت صرف پرنسپل سیٹ کا حق ہے۔ انہوں نے روزنامہ جنگ کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا کہ حکومت گرانے کے لئے سابق صدر لغاری سے سازباز نہیں کی تھی۔ ہم نے آئین کی پاسداری کے لئے کوششیں کیں۔ منصب کی بحالی کے لئے آئینی جنگ جاری رکھوں گا۔ بحران پیدا ہونے کی وجہ اداروں کا اپنے اختیارات سے تجاوز کرنا ہے۔ بے نظیر بھٹو نواز شریف کی طرح دور تک نہیں جاتیں۔ ان کے دور میں اتنی ذہنی کوفت نہیں ہوئی جتنی آج ہو رہی ہے۔ پھوٹ سے عدلیہ تباہ ہوگئی ہے۔ جسٹس صدیقی کی ابزرویشن پر تبصرہ نہیں کرسکتا۔

○ آئی ایس آئی کے سابق سربراہ جنرل (ر) حمید گل کے صاحبزادے عبداللہ گل کی دعوت ولیمہ کے موقع پر چیف آف آرمی سٹاف کی امیر جماعت اسلامی قاضی حسین احمد سے علیحدگی میں ملاقات ہوئی۔ جو تمام شرکاء کی توجہ کا مرکز بنی رہی اس موقع پر جنرل جہانگیر کرامت نے اخبار نویسوں کے سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ آئندہ صدر کون ہوگا؟ اس کا بہتر جواب حکمران دے سکتے ہیں۔ اسی تقریب میں (ر) ایئر مارشل اصغر خان نے کہا کہ بحران میں ہار صرف قوم کی ہوئی ہے۔ ایس ایم ظفر ماہر قانون دان نے کہا کہ بحران ختم نہیں ہوا۔ عدلیہ کی نیک نامی پر حرف آیا ہے۔ امیر جماعت اسلامی قاضی حسین احمد نے اخبار نویسوں کو بتایا کہ سابق صدر لغاری سے ذاتی دوستی ہے۔ کوئی جماعت اسلامی کا راستہ اختیار کرے تو ہمارے لئے خوشی کی بات ہوگی۔

○ چیف جسٹس آف پاکستان سید سجاد علی شاہ نے کہا ہے کہ مجھ پر سیاست میں حصہ لینے کے لئے شدید دباؤ ہے۔ سیاست کو برا نہیں سمجھتا۔ ریٹائرمنٹ کے بعد قومی سیاست میں بھرپور حصہ لینے پر غور کیا جاسکتا ہے۔

○ جمہوری وطن پارٹی کے سربراہ نواب اکبر بگٹی نے کہا ہے کہ ڈکٹیٹر اچھے بھی ہوتے ہیں۔ فوج کا مداخلت نہ کرنا اچھی بات ہے۔ صوبوں کو خودمختاری دی جائے۔ اور آئندہ صدر مملکت بلوچستان سے لیا جائے۔

○ بی بی سی نے پاکستان کے حالیہ بحران کے حوالے سے کہا ہے کہ حکومت توہین عدالت کیس سے بہت پریشان تھی۔ قائمقام چیف جسٹس اجمل میاں کے فیصلے سے حکومت مطمئن ہوگئی۔ جنہوں نے اپنے حکم نامے کے ذریعے وزیراعظم اور ان کے ساتھیوں کے خلاف سماعت جنوری کے تیسرے ہفتے تک ملتوی کردی ہے۔

○ وزیر داخلہ چوہدری شجاعت نے کہا ہے کہ ضروری نہیں کہ نیا صدر مسلم لیگی ہو۔ اپوزیشن کی سازش کامیاب نہیں ہوگی۔

○ حکومت نے اسی ماہ لوڈ شیڈنگ شروع کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ پروگرام تیار کرلیا گیا ہے۔ رمضان میں سحری اور افطاری کے بعد بجلی کی بندش ہوگی۔ شہروں میں آدھ سے ایک گھنٹہ اور دیہی علاقوں میں دو سے تین گھنٹہ لوڈ شیڈنگ ہوگی۔

○ یورپی یونین نے ایران میں سرمایہ کاری کرنے والی امریکی کمپنیوں کے خلاف اقدام کرنے کی تجویز مسترد کردی ہے۔ وائٹ ہاؤس کی میٹنگ میں یورپی یونین اختلافات کا شکار ہو گئی۔ بعض ارکان نے کہا کہ ایران کے خلاف تجویز منظور کرنے کا مطلب امریکہ کو کھلی چھٹی دینا ہے۔

○ امریکی وزیر خارجہ میڈلین البرائٹ کا دورہ مشرق وسطیٰ پھر ناکام ہوگیا ہے۔

○ طالبان سے تعلقات کے لئے غیر ملکی سفارت کاروں نے مولانا سمیع الحق سے ملاقات کی ہے۔ مولانا سمیع الحق نے کہا کہ ہم تو پاکستان میں بھی افغانستان کے طرز پر اسلامی نفاذ چاہتے ہیں۔ دو امریکی سفارت کاروں۔ فرانس کے قائمقام سفیر اور غیر ملکی صحافیوں کی ایک ٹیم نے اکوڑہ خٹک کا دورہ کیا اور مولانا سے ملاقات کی۔

○ چیف آف آرمی سٹاف جنرل جہانگیر کرامت نے کہا ہے کہ ملکی استحکام کا ہر قیمت پر دفاع کریں گے۔

○ امیر جماعت اسلامی قاضی حسین احمد نے کہا ہے کہ جنرل کرامت نے جانبداری کا مظاہرہ کیا ہے۔ جس کی وجہ سے لغاری مستعفی ہونے پر مجبور ہوگئے ہیں پارلیمنٹ گندگی اور غلاظت کا ڈھیر ہے۔ اب ملک میں کون سا آئین اور قانون رہ گیا ہے۔ سپریم کورٹ کے وقار کی بحالی کے لئے چیف جسٹس کے خلاف بغاوت کرنے والوں کا کیس جوڈیشل کونسل بھیجا جائے۔ سات غنڈوں نے عدلیہ پر حملہ کرنے کی کوشش کی۔ یہ کون سا قانون ہے کہ دس جج بیٹھ کر اپنے سربراہ کو تبدیل کردیں۔ کل اگر کور کمانڈر آرمی چیف کو نہ مانیں تو کیا ہوگا۔

○ مسلم لیگ پنجاب کے سیکرٹری اطلاعات پیر بنیامین رضوی نے کہا ہے کہ آرمی چیف پر الزام لگانے سے ثابت ہوگیا ہے کہ امیر جماعت اسلامی قاضی حسین احمد بھی سازش میں شریک تھے۔ وہ حکومت حاصل کرنے کی کوشش میں ناکام ہونے پر قومی اداروں پر برس رہے ہیں۔

○ آرچ بشپ کنٹربری نے کہا ہے کہ مسلمانوں کو عیسائی بننے کی آزادی دی جائے۔ بعض اسلامی ممالک مذہب تبدیل کرنے والوں کو مرتد قرار دیتے ہیں جس کی سزا موت ہے۔ انہوں نے کہا کہ مسلمان اور عیسائی عبادت گاہوں کی تعمیر کے لئے ایک دوسرے کی مدد کریں۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ سابق صدر فاروق لغاری اور چیف جسٹس کے جانے کا خیر مقدم کرتی ہوں۔ اب وزیراعظم بھی جائیں۔ لغاری نے آئین کے مطابق فرائض انجام نہیں دیئے۔ لاڑکانہ کی وزیراعظم کے خلاف سازش میں کامیاب اور پنجاب کے وزیراعظم کے خلاف سازش میں ناکام رہے۔

○ جنوبی بھارت میں بابری مسجد کے یوم شہادت پر بم دھماکوں میں 16- افراد ہلاک ہو گئے ہیں۔ تامل ناڈو اور کیرالہ میں تین بم دھماکے مختلف ریلوے سٹیشنوں پر کھڑی ٹرینوں میں ہوئے۔ سب سے زوردار دھماکے کی ذمہ داری اسلام ڈیفنس فورس نے قبول کرلی ہے۔ بھارتی تجزیہ نگاروں کی رائے یہ ہے کہ انتہا پسندوں نے یہ دھماکے مسلمانوں کے خلاف نفرت پھیلانے کے لئے خود کرائے ہیں۔

○ بابری مسجد کی جگہ نماز پڑھنے پر سینکڑوں مسلمانوں کو گرفتار کرلیا گیا ہے۔ پولیس اور مسلمانوں میں جھڑپیں ہوئیں۔ ایک شخص کو چھرا گھونپ کر ہلاک کردیا گیا۔

○ وفاقی وزیر تجارت اسحاق ڈار نے کہا ہے کہ گولڈن ہینڈ شیک والے ملازمین بحال نہیں ہوں گے۔ صرف انہیں ملازمین کو واپس رکھا جائے گا جو جبری طور پر نکالے گئے۔

○ پنجاب یونیورسٹی نے بی ایڈ کے نتائج کا اعلان کردیا ہے۔ نیز ایم اے اردو (کمپوزٹ) کے نتائج کا اعلان بھی کردیا گیا ہے۔

○ آٹھویں اسلامی سربراہی کانفرنس تہران میں 9- دسمبر کو شروع ہوگی۔ کانفرنس کے لئے اسلامی وزراء خارجہ کے اجلاس میں 140 قرار دادیں تیار کرلی گئی ہیں۔ 10 پر اختلاف ہے مقبوضہ کشمیر میں بھارتی مظالم۔ افغانستان میں خانہ جنگی۔ انسانی حقوق کا اسلامی چارٹر اور اسلامی مشترکہ منڈی جیسے معاملات ایجنڈے میں شامل ہیں۔ ایران کے روحانی پیشوا خامنہ ای کانفرنس کا افتتاح کریں گے۔

○ لاہور کی سرکلر روڈ پر ڈاکوؤں نے ایک تاجر کو قتل کرکے 75 ہزار روپے لوٹ لئے ہیں۔

○ سرگودھا سے راولپنڈی جانے والی کوچ مندرہ کے قریب ویگن سے ٹکرا گئی۔ 5- مسافر ہلاک اور 20 مسافر زخمی ہو گئے۔ دونوں ڈرائیور فرار ہوگئے۔

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
شریف جیولرز اقصیٰ روڈ ربوہ
دوکان: 212515 رہائش: 212300

اپنی رقم کا صحیح نعم البدل پلاٹ یا مکان کی صورت میں پائیے
رابطہ کیلئے
کہکشاں پراپرٹی سنٹر نزد جلسہ گاہ جدید ربوہ
فون 211842

بدہضمی گیس ٹربل کا فوری علاج
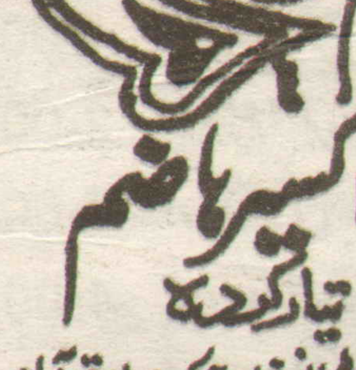
نیز ہمارے ہاں ہر قسم کے خالص عرقیات مشروبات اور جڑی بوٹیاں دستیاب ہیں
پاکستان کے ہر شہر میں میڈیکل سٹور اور دواخانے کے مالکان ڈسٹری بیوشن کیلئے رجوع کریں۔
اکسیر ہاضم
تیار کردہ
دواخانہ حکیم اکمل خان ٹرانسفارمر چوک صادق آباد راولپنڈی
فون 429888

شیئرز و غیر ملکی کرنسی کی خرید و فروخت
کا با اعتماد ادارہ
ڈالر ایکسچینج
آفس 4/6-A گیلری ریکس سٹی پلازہ ستیانہ روڈ فیصل آباد
فون دفتر: 730288
رہائش: 726524
موبائیل: 0300-661524
پروپرائٹر ملک عبدالصمد